جامعہ کے لیل و نہار

حالات کی تبدیلی اور انقلاب کیلئے نوجوان نسل کو کلیدی کردار ادا کرنا ہوگا۔

مولانا عبدالکریم ثاقب

طلبہ اپنی جوانی، علم اور عمر کی فکر اور حفاظت کریں۔ میاں مصطفیٰ صادق

تحریک استحکام پاکستان برطانیہ کے چیئرمین ماہنامہ صراط مستقیم کے بانی اور الھجرہ سکول برمنگھم کے پرنسپل مولانا عبدالکریم ثاقب، معروف دانشور و کالم نگار، چیف ایڈیٹر روزنامہ دفاق لاہور میاں مصطفیٰ صادق اور معروف تاجر شیخ محمد سلیم مورخہ 31 مارچ 2005ء کو جامعہ سلفیہ میں تشریف لائے۔ جن کا خیر مقدم شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز علوی، مولانا محمد یونس، پرنسپل جامعہ سلفیہ پروفیسر محمد یٰسین ظفر نے کیا۔ اس موقعہ پر طلبہ کی جنرل اسمبلی سے مہمانوں کا تعارف پیش کیا گیا اور انہیں خوش آمدید کہا گیا۔ اس کے بعد مولانا عبدالکریم ثاقب نے خطاب فرمایا۔ انہوں نے جامعہ آمد پر خوشی کا اظہار فرمایا اور جامعہ کی تعمیر و ترقی اور بلند معیار تعلیم پر مسرت اور اطمینان کا اظہار فرمایا۔ انہوں نے طلبہ جامعہ کو ان کی اہمیت سے آگاہ کیا اور فرمایا کہ اس وقت ہمارا ملک مشکلات کا شکار ہے۔ ہم آپس میں بیٹھ کر اس پر اظہار افسوس تو کرتے ہیں، مگر تبدیلی لانے کیلئے کوئی قدم نہیں اٹھاتے۔ ایسی مجلسیں تمام طبقوں میں منعقد ہوتی ہیں۔ پاکستان کے موجودہ حالات کو سدھارنے کیلئے بہت بڑی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ اور یہ انقلاب نوجوان نسل کے ذریعے ہی آسکتا ہے۔ کیونکہ نوجوان مستقبل کا سرمایہ ہیں اور ہمارے ملک کا مستقبل ان ہی سے وابستہ ہے۔ جب تک ان میں کوئی حرکت پیدا نہیں ہوتی، ملک کے حالات تبدیل نہیں ہوسکتے۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ ہم بحیثیت مجموعی ایک قوم نہیں رہے۔ جب ہم ایک قوم کی حیثیت میں جمع ہوئے، ہم نے پاکستان بنایا، لیکن جب قوم کا وجود ختم ہوا، پاکستان کا اتحاد بھی خطرے میں پڑ گیا۔ انہوں نے کہا جب کوئی قوم حرکت میں رہتی ہے، تو اس سے دوسرے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ورنہ کھڑے پانی کی طرح اس میں بدبو پیدا ہوجاتی ہے۔ پانی حرکت میں رہے تو قابل استعمال رہتا ہے۔ انہوں نے برملا کہا کہ دینی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ میں حب الوطنی کا جذبہ دوسروں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ تمام ایجنسیاں کالج اور یونیورسٹی سے تعلیم یافتہ لوگوں کو استعمال کرتی ہیں۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ میرا پیغام یہی ہے کہ آپ قوم میں بے حسی کو ختم کرنے میں کردار ادا کریں حرکت اور وطن عزیز کے موجودہ حالات میں تبدیلی لانے کیلئے کوشش جاری رکھیں۔ ان کے بعد میاں مصطفیٰ صادق صاحب نے خطاب کیا۔ انہوں نے میاں فضل حق کی خدمات کو بے حد سراہا اور جامعہ میں موجود ترقی پر مسرت کا اظہار کیا۔ نیز طلبہ کو پند و نصائح کرتے ہوئے کہا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر شخص سے یہ سوال کریں گے کہ زندگی اور جوانی کہاں گزاری؟ لہٰذا یہ سوال ہمیشہ ذہن میں تازہ رہنا چاہیے، آپ شباب میں اس قدر و منزلت کا اندازہ کرسکتے ہیں، لہٰذا طلبہ سے گزارش ہے کہ اپنی جوانی علم اور عمر کی فکر اور حفاظت کریں۔ تاکہ دنیا اور آخرت میں کامیابی نصیب ہو۔ آخر میں تمام مہمانوں نے لائبریری، کمپیوٹر سیکشن، کلاس رومز اور نئے دفاتر کا دورہ کیا اور مسرت و خوشی کا اظہار فرمایا۔

اسلام دین فطرت ہے اس سے زیادہ روشن خیال اور اعتدال پسند کوئی مذہب نہیں ہے: اعجاز الحق

اسلام کے سنہری اصولوں پرعمل پیرا ہو کر دنیا میں امن قائم کیا جا سکتا ہے: الشیخ محمد بن سعد الدوسری

جامعہ سلفیہ فرقہ واریت اور مذہبی تعصب کے خلاف ایک تحریک ہے: میاں نعیم الرحمٰن

جامعہ سلفیہ کی دینی، تعلیمی، تربیتی واصلاحی اور دعوتی خدمات کے پچاس سال پر علماء اور دانشوروں کا خراج تحسین

3 اپریل 2005 بروز اتوار جامعہ سلفیہ کی تاریخ کا ایک سنہری دن ہے۔ جب جامعہ کی تعمیر نو کی تکمیل کے بعد نئے دفاتر اور کلاس رومز کی افتتاحی تقریب پورے تزک واحتشام کے ساتھ منعقد ہوئی۔ جس میں وفاقی وزیر برائے مذہبی واقلیتی امور جناب اعجاز الحق، مدیر مکتب الدعوۃ الشیخ محمد بن سعد الدوسری، مدیر مکتب الرابطہ الشیخ رحمۃ اللہ قاری، ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر بطور مہمانان خصوصی شریک ہوئے۔ اس پروقار تقریب کی صدارت شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ حافظ عبدالعزیز علوی نے کی۔ جبکہ نقابت کے فرائض پرنسپل جامعہ یاسین ظفر چودھری نے ادا کئے۔ جامعہ کے مین گیٹ پر تمام معزز مہمانان خصوصی کا شاندار استقبال کیا گیا، جنہوں نے سب سے پہلے نئی عمارت کا افتتاح اپنے دست مبارک سے کیا۔ قاری نوید الحسن لکھوی نے تلاوت قرآن حکیم کی سعادت حاصل کی، جبکہ نعیم الرحمٰن نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔ اس کے بعد رئیس الجامعہ میاں نعیم الرحمٰن نے اردو زبان میں سپاسنامہ پیش کیا۔ انہوں نے معزز مہمانان خصوصی کو خوش آمدید کہا اور ان کی جامعہ آمد پر شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد انہوں نے جامعہ کی مختصر تاریخ اور خدمات کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ جامعہ کی تاسیس اکابرین علماء اہلحدیث نے رکھی تھی۔ اور انہوں نے اس کے واضح مقاصد متعین کئے تاکہ ایسے علماء کرام تیار کئے جائیں جو علم کی پختگی کے ساتھ وسیع النظر بھی ہوں۔ اور جدید مسائل کو کتاب وسنت کی روشنی میں حل کر سکیں۔ فرقہ واریت اور مذہبی تنگ نظری کے خلاف جامعہ سلفیہ کی خدمات کا تذکرہ فرمایا۔ نیز جہالت اور ناخواندگی کے خلاف جامعہ کے کردار کو جہاد قرار دیا۔ انہوں نے میاں فضل حق اور ان کے تمام رفقاء کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور وفاق المدارس السلفیہ کے قیام اور جنرل ضیاء الحق سے اس کی اسناد کو ایم۔ اے کے مساوی تسلیم کروانے کا تفصیلی ذکر کیا۔ اور جناب اعجاز الحق سے مطالبہ کیا کہ وہ وفاق کی تحتانی اسناد، ''الثانویہ العامہ'' اور ''الخاصہ'' کو بالترتیب میٹرک اور ایف۔ اے کے مساوی تسلیم کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔ جامعہ کی پچاس سالہ کارکردگی کا بھی تفصیلی تذکرہ کیا اور بتایا کہ یہ ایک حسن اتفاق ہے کہ آج سے پچاس برس قبل مورخہ 5 اپریل 1955 کو ہمارے اسلاف نے اس ادارے کی بنیاد رکھی تھی اور اب 3 اپریل 2005 کو ہم اس کی تعمیر نو مکمل کر کے اس کا افتتاح کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ جامعہ کی پچاس سالہ تعلیمی، دینی، دعوتی خدمات پر ایک مفصل تاریخی اشاعت عنقریب منظر عام پر آ رہی ہے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ جامعہ اپنے مشن کی تکمیل میں دن رات محنت کر رہا ہے اور منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ اور بلاشبہ یہ ادارہ ایک ماڈل تعلیمی ادارے کی شکل میں آپ کے سامنے موجود ہے۔ اس کے بعد جناب حافظ مسعود عالم نے عربی میں سپاسنامہ پیش کیا۔ جس میں انہوں نے مہمانوں کو "**اهلا وسهلا مرحبا**" کہا، مزید جامعہ کی تاریخی خدمات کا تفصیلی تذکرہ کیا اور نئی بلڈنگ کے افتتاح میں شریک مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے جامعہ کے منہج اور کتاب وسنت میں گہری وابستگی

اور یکجہتی کا بھی ذکر کیا۔ اس موقعہ پر سعودی حکومت اور خیراتی اداروں کی دینی، تعلیمی، دعوتی خدمات کی خصوصی دلچسپی کو لائق ستائش قرار دیا۔ جامعہ کے آخری کلاس کے طالب علم حافظ مسعود قاسم نے انگریزی میں خطاب کیا اور جامعہ سلفیہ کے اغراض و مقاصد اور طریقہ تعلیم پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ کس طرح جامعہ اپنے نونہالوں کی تعلیم و تربیت کرتا ہے۔ اور یہ بھی بتایا کہ اسلام کی صحیح تعبیر و تشریح کتاب و سنت کی روشنی میں کرنے کیلئے جامعہ، طلبہ میں علمی رسوخ پیدا کرتا ہے۔ اس کے بعد معزز مہمانوں نے اپنے دست مبارک سے میٹرک، ایف۔ اے، بی۔ اے اور جامعہ سے فارغ التحصیل طلبہ میں اسناد و انعامات تقسیم کئے۔ تقسیم اسناد کے بعد مہمان خصوصی جناب اعجاز الحق نے اپنے خطاب میں جامعہ سلفیہ کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے اس تقریب میں انہیں مدعو کیا۔ انہوں نے جامعہ سلفیہ کی پچاس سالہ خدمات کو بھی خراج تحسین پیش کیا، نیز جامعہ کے بانیان علماء کرام اور اس کی تعمیر و ترقی کیلئے بیش بہا خدمات سرانجام دینے والوں کو بھی سراہا۔ انہوں نے مزید کہا کہ جامعہ سلفیہ میں آ کر یہ بات بالکل واضح ہوگئی ہے کہ دینی ادارے ہی دراصل اصلاح معاشرہ کیلئے مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے جامعہ کو ماڈل اسلامی تعلیمی ادارہ قرار دیا۔ نیز فرمایا کہ اس وقت اغیار کی نظریں دینی مدارس پر مرکوز ہیں اور وہ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ان اداروں میں کیا ہوتا ہے۔ کیسی تعلیم و تربیت دی جاتی ہے۔ ہمیں ایسے بڑے اداروں کو بطور ماڈل پیش کرنا ہوگا۔ تاکہ ان کی غلط فہمی دور ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام دین فطرت ہے اس سے بڑھ کر روشن خیال اور اعتدال پسند کوئی مذہب نہیں ہے۔ اسلام پر عمل کرنا رجعت پسندی نہیں ہے۔ کیونکہ آج کسی بھی مذہب کے ماننے والا اپنا نظریہ اور طریقہ چھوڑنے کیلئے تیار نہیں ہے۔ کوئی یہودی اپنی ٹوپی نہیں اتارے گا، جبکہ کوئی عیسائی چرچ جانے سے نہیں رکے گا، اور نہ ہی کوئی ہندو تلک لگانے سے باز آئے گا تو پھر ہم کس طرح اسلامی تعلیمات کو ترک کر سکتے ہیں۔ انہوں نے جامعہ کے حسن انتظام اور تعلیمی معیار کو بے حد سراہا اور کہا کہ میں اس کا تذکرہ ہر جگہ کروں گا۔ انہوں نے انگریزی میں تقریر کرنے والے طالب علم کے خیالات کو بھی سراہا۔ اور چیلنج کیا کہ دنیاوی علوم پڑھنے والا کوئی شخص اگر اپنی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم مکمل کرے گا تو جو چاہے مجھ سے انعام وصول کر سکتا ہے۔ انہوں نے دینی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ ان کے بعد مدیر مکتب الدعوۃ الشیخ محمد بن سعد الدوسری نے خطاب کیا۔ انہوں نے جامعہ کی تعلیمی و تربیتی، تعمیراتی، دعوتی خدمات کے پچاس سال مکمل ہونے پر تمام انتظامیہ خصوصاً میاں نعیم الرحمٰن کو مبارکباد پیش کی، اور جامعہ کی خدمات کو سراہا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اسلام کی صحیح تشریح کریں۔ اور مسائل کی تعبیر بھی کتاب و سنت کی روشنی میں کریں۔ انہوں نے کہا کہ آج دنیا بدامنی کا شکار ہے اور تمام معاشرے خوف اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ اسلام کے سنہری اصولوں پر عمل پیرا ہو کر ہی ہم امن قائم کر سکتے ہیں۔ انہوں نے جامعہ کے اکابر علماء اور انتظامیہ کا بھی شکریہ ادا کیا جو جامعہ کے ذریعے اسلام کی صحیح تعلیمات لوگوں تک پہنچا رہے ہیں۔ اس موقعہ پر انہوں نے جنرل ضیاء الحق کی دینی خدمات کو بھی خراج تحسین پیش کیا کہ سعودی عوام آج بھی ان کا تذکرہ بڑی محبت سے کرتے ہیں۔ پرنسپل جامعہ جناب یاسین ظفر چودھری نے تمام مہمانوں اور شرکاء کا دلی شکریہ ادا کیا۔ آخر میں الاستاذ رحمۃ اللہ قاری مدیر مکتب الرابطہ نے نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ دعا فرمائی، یوں یہ پروقار اور روح پرور تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ نماز ظہر کے بعد پرتکلف ظہرانے کا اہتمام کیا گیا۔